سوال

میں نے بیٹی کی شادی انیس سال کی عمر میں کینیڈا آتے ہی کردی تھی ۔ لڑکا بیوی کی کزن کا بیٹا تھا ۔ لڑکے کے ماں باپ نے شادی کے فوری بعد ہی بیٹے کا سارا بوجھ میری بیٹی پر ڈال دیا اور زیادتی کی کاروائیاں شروع ہوگئیں ۔ پندرہ سال بعد لڑکا کسی کرائے کی عورت کے ساتھ زنا کے نتیجے میں جنسی بیماری میں بتلا ہوا تو بھید کھلا کہ بازاری عورتوں کے ساتھ ملوث ہے ۔ میری بیٹی نے پانچ سال پہلے علیحدگی لے لی اور دونوں بچے خود پال رہی ہے جو کہ چودہ سال اور دس سال کے بیٹے ہیں ۔ بیٹی کی عمر اب چالیس سال ہے او بچے جوان ہو کر دو چار سال میں اپنی راہ لیں گے اس لئے وہ دوسری شادی کا سوچ رہی ہے ۔ انتخاب اب اک کرسچن پولیس آفیسر ہے جس نے پانچ سال ہراسیگی میں مدد کی، وہ دل و جان سے مسلمان ہونے کو تیار ہے تفصیل کا مقصد پیش منظر بتانا تھا ۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان عورت ایک غیر مسلم کو مسلمان کرکے نکاح کر سکتی ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ اللہ تعالی کا انسان پر بہت بڑا فضل اور احسان ہوتا ہے کہ اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دے ، جب اللہ تعالی کسی سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهدِيَهُ يَشرَح صَدرَهُ لِلإِسلـٰمِ ۖ وَمَن يُرِد أَن يُضِلَّهُ يَجعَل صَدرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِى السَّماءِ (الأنعام: 125)

تو وہ شخص جسے اللہ تعالی چاہتا کہ اسے ہدایت دے ، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ ، نہایت گھٹا ہوا کر دیتا ہے ، گویا وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے ۔

چند ایسے واقعات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بھی ثابت ہیں ، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان دونوں کے درمیان (ابو طلحہ کا) اسلام لانا ہی حق مہر قرار پایا ۔ (دراصل) ام سلیم رضی اللہ عنہا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں ۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ کہنے لگی : میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے نکاح کر لوں گی ۔ تب وہ مسلمان ہو گئے ۔ چنانچہ وہی (ان کا مسلمان ہونا ہی) ان دونوں کے درمیان حق مہر مقرر ہوا ۔ (سنن نسائی، النکاح: 3340) (صحیح)

اس سوال کے دو پہلو ہیں :

01. اللہ تعالی کے ہاں انسان کا اسلام لانا اسی صورت قبول ہوگا جب وہ صدق دل کے ساتھ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرے ۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ صحيح البخاري، بدء الوحي :

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا ، پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ۔

02.اس پر ظاہری اعتبار سے اسلامی احکام کا لاگو ہونا۔

اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ اسلام قبول کرلے اور ظاہری طور پر شعائر اسلام پر عمل بھی کرے اور کوئی کفریہ کام نہ کرے تو اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ برتاؤ کیا جائے گا، اس کی کسی مسلمان لڑکی سے شادی بھی ہوسکتی ہے، اس لیے کہ ہمیں لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہری حالات کے مطابق معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ (صحيح البخاري، المغازي: 4351، صحيح مسلم، الزكاة: 1064)

مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

مندرجہ بالا کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر سوال میں مذکورہ شخص صدق دل سے اسلام قبول کرتا ہے، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرتا ہے اور ایسا کوئی کام نہیں کرتا جو اسے دائرہ اسلام سے خارج کردے تو آپ کی بیٹی کا اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ ممکن ہے وہ شخص شروع میں شادی کرنے کی غرض سے اسلام قبول کرلے بعد میں وہ بہت اچھا مسلمان بن جائے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ